

دریا اور ادنیٰ کو اعلیٰ بنا دینا ایک متبذل مضمون ہے، جسے حبلہ منبریتہ میں لوگ کہا کرتے ہیں۔ مصنف کی انشا پردازی کا زور دیکھیے کہ اس پر اس نے مضمون کو حبلہ انشائیہ میں ادا کیا ہے۔

میں انھیں چھڑوں اور کچھ نہ کہیں      چل نکلتے جوئے پیئے ہوتے  
قہر ہو یا بلا ہو، جو کچھ ہو      کاش کے تم میرے لیے ہوتے  
میری قسمت میں غم گر اتنا تھا      دل بھی یارب اکئی دیے ہوتے  
آہی جاتا وہ راہ پر غالب      کوئی دن اور بھی جیسے ہوتے

۱۔ لغات - چل نکلنا : حد سے بڑھ جانا، تیز ہو جانا۔

مشرح : تعجب کی بات ہے کہ میں انھیں چھڑوں اور وہ کچھ نہ کہیں۔ اگر وہ نشے کی حالت میں ہوتے تو ضرور مجھ پر برس پڑتے اور ایک ہنگامہ بپا ہو جاتا۔ مطلب یہ ہے کہ محبوب شراب کے نشے میں آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ اگر نشے کی حالت نہ ہو تو چھڑ چھاڑ کی بھی چنداں پروا نہیں کرتا۔

۲۔ مشرح : میں نے مانا کہ تم قہر ہو یا بلا ہو، آفت ہو یا قیامت ہو۔ جو کچھ بھی ہو، کاش میرے لیے اور صرف میرے لیے ہوتے۔

شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ عاشق نے محبوب سے بات کی اور اپنی دلی آرزوؤں کا اظہار کیا۔ محبوب نے بے پروائی کے انداز میں کہہ دیا کہ مجھ سے عشق و محبت تو کرتے ہو، لیکن یہ بھی جانتے ہو کہ میں کیا ہوں؟ میں قہر ہوں، بلا ہوں۔ عاشق کہتا ہے کہ جو کچھ بھی ہو، مجھے منظور ہے۔ مگر صرف میرے بنے رہو۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ بھی ایک اسلوب بیان ہے، جس میں ایک طرف محبوب کی تند خوئی، ہنگامہ آرائی اور بے پروائی کی تصویر کھینچی گئی ہے، دوسری طرف اپنے